18

خدمتِ دین کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان سمجھو

ترقی اور کامیابی کے وقت کبھی یہ امر فراموش نہ کرو کہ تمہیں جو کچھ ملا محض دین کی خدمت کی وجہ سے ملا ہے

(فرمودہ 23 جولائی 1954ء بمقام ناصر آباد سندھ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۶﴾" 1

اس کے بعد فرمایا:

"میں نے جن آیات کی تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ جب وہ بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے ہیں تو تم سمجھتے ہو کہ واہ واہ!! یہ کتنے عقلمند اور سمجھدار ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے سارے علوم پر حاوی ہیں اور ان کی عقل کو کوئی پہنچ نہیں سکتا اور پھر وہ اپنی دین داری کے متعلق اتنا یقین لوگوں کو دلاتے ہیں کہ کہتے ہیں خدا کی قسم! ہمارے دل میں جو نیکیاں بھری ہوئی ہیں ان کو کوئی نہیں جانتا۔

ہم سے مشورہ لیا جائے تو ہم یوں کر دیں، وُوں کر دیں۔ مگر فرماتا ہے حقیقت کیا ہوتی ہے؟ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بدترین دشمن جو تمہارے ہو سکتے ہیں وہ اُن سے بھی زیادہ جھگڑالو اور خطرناک ہوتا ہے۔ وہ ہوتا تمہارے ساتھ ہے، وہ مسلمان کہلاتا ہے اور جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتا ہے تو ساری مجلس پر چھا جاتا ہے اور اپنی دین داری اور تقوٰی پر قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل تو قوم کے لیے گُھلا جا رہا ہے۔ جب دیکھنے والا اُسے دیکھتا ہے اور سننے والا اُس کی باتیں سنتا ہے تو وہ سمجھتا ہے یہ قُطبُ الْاَقْطاب بیٹھا ہے۔ مگر فرماتا ہے دنیا میں تمہارے یہودی بھی دشمن ہیں، عیسائی بھی دشمن ہیں، اَور قومیں بھی دشمن ہیں مگر یہ اُن سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ اور جب کبھی اسے طاقت مل جاتی ہے، اسے رسوخ حاصل ہو جاتا ہے، حُکّام تک اس کی رسائی ہو جاتی ہے، قوم کا لیڈر بن جاتا ہے تو پھر وہ فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا اور حرث اور نسل کو تباہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ واقع میں دین دار ہوتا تو خدا تو فساد نہیں کرتا۔ وہ کیوں اِس طریق کو اختیار کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے منافی ہے۔

یہ ایک پیشگوئی ہے جو مسلمان کے متعلق کی گئی تھی یا یوں کہو کہ یہ ایک تنبیہہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے کی اور بتایا کہ ہمیشہ جب قوم میں رفاہیت آتی ہے، ترقی آتی ہے تو ایک گروہ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے اِس بات کو کہ ہم کیا تھے اور پھر کیا سے کیا بن گئے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اِسی مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حیثیت تھی، تمہیں تو جو کچھ حاصل ہوا ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں نہیں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے اپنے علم اور زور سے حاصل کیا ہے۔2

میں دیکھتا ہوں کہ اِس قسم کی کیفیت ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے حالانکہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں تنبیہہ کر دی تھی اور بتا دیا تھا کہ تمہیں عزت ملے گی اور ملے گی اسلام کی وجہ سے۔ مگر تم نے اتنا مغرور ہو جانا ہے کہ حرث اور نسل کو تباہ کرنا شروع کر دینا ہے۔ پھر فرماتا ہے وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ۔3 جب اُسے کہا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تم دو کوڑی کے بھی آدمی نہیں تھے۔ تمہیں تو جو کچھ ملا ہے سلسلہ کی وجہ سے ملا ہے۔ تمہارا تو فرض ہے کہ سلسلہ کے اموال اور اُس کی جائیدادوں کی حفاظت کرو تو وہ کہتا ہے میری ہتک کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہاں ممکن ہے تم لوگوں کو فریب دے لو لیکن آخر جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ جہنم بیشک اگلے جہان میں ہے لیکن ایک جہنم ایسے انسان کے لیے اِس جہان میں پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جب شریف انسان مقابلہ میں کھڑا ہو جائے تو اُسے ایسا جواب مل جاتا ہے کہ یہی دنیا اُس کے لیے جہنم بن جاتی ہے۔

دیکھو! ایک غیر احمدی اگر لکھتا ہے کہ مجھے اپنے علم اور اپنی طاقت کے زور سے فلاں عزت ملی ہے تو اَور بات ہے لیکن ایک احمدی جو بالکل کم حیثیت تھا اگر اُسے سلسلہ کی وجہ سے مال مل گیا ہے، اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے عزت حاصل ہوگئی ہے، اگر سلسلہ کی وجہ سے اسے کوئی پوزیشن حاصل ہوگئی ہے، اگر سلسلہ کی وجہ سے وہ کارخانوں کا مالک بن گیا ہے تو خدا تو اُسے کہے گا کہ تیرے کپڑے کا ہر تار اور تیرے گوشت کی ہر بوٹی اور تیرے آٹے کا ہر ذرہ احمدیت کا ممنونِ احسان تھا۔ پھر تُو نے کیوں غرور کیا اور تکبر سے اپنا سر اونچا کیا؟ بڑا غرور یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سلسلہ کی خدمت کی ہے اور خدمت یہ ہوتی ہے کہ دس یا پندرہ روپیہ چندہ دیا ہوتا ہے حالانکہ میں بھی ہوں، ہزاروں روپیہ چندہ دیتا ہوں اور سارا دن مفت کام کرتا ہوں۔ اگر دس یا پندرہ روپے دینے کی وجہ سے اُن کا حق ہے کہ وہ سلسلہ کے اموال سے ناجائز فائدہ اُٹھائیں تو پھر میرا تو یہ حق ہونا چاہیے کہ میں سلسلہ کی ساری جائیدادوں پر قبضہ کر لوں کیونکہ میں نے پچاس سال تک مفت کام کیا ہے اور لاکھوں روپیہ چندوں میں دے چکا ہوں لیکن یہ بیہودہ بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے مجھے نیکی کی توفیق دی۔ اگر اُس کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا تو میں اتنی خدمت نہ کر سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں نیکی ہوتی ہے وہ جس قدر خدمت سرانجام دیتے ہیں اُسی قدر اُن خدمات کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہیں۔ لیکن ایک اَور آدمی دس ہزارواں حصہ بھی چندہ نہیں دیتا اور وہ چند روپوں کا احسان جتا کر سلسلہ کے اموال پر

ناجائز قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ اِس قسم کی بے شرمی اور بے حیائی کرنے والے کو مسلمان کہلانا تو الگ رہا، انسان کہلاتے ہوئے بھی شرم آنی چاہیے۔ یہ ویسے ہی لوگ ہیں جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ[4] یعنی یہ لوگ اپنی بے حیائی اور بے شرمیوں کی وجہ سے جانوروں سے بھی بدتر ہیں، کُتّوں میں بھی حیا پائی جاتی ہے اور جس ہاتھ سے وہ روٹی کھاتے ہیں اُس کو نہیں کاٹتے۔ مگر یہ جس ہاتھ سے روٹی کھائیں گے اُسی کو کاٹیں گے اور جس کی وجہ سے انہیں اعزاز حاصل ہوا ہے اُس کو نقصان پہنچائیں گے۔ پس یقیناً اِن سے کُتّا افضل ہے اور یہی قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ کُتّوں میں جب جنون کا مادہ پیدا ہو جائے تو اُس وقت وہ زنجیریں تڑوا کر بھاگ جاتے ہیں تا کہ وہ اس جنون کی حالت میں بھی اپنے مالک یا اُس کے بچہ یا اُس کی بیوی یا اُس کے نوکر کو نہ کاٹ لیں۔ پس جو حرکت ایک کُتّا اپنے جنون کی حالت میں بھی نہیں کرتا اگر وہی حرکت بعض لوگ عقلِ سلیم رکھتے ہوئے کریں اور پھر یہ خیال کریں کہ ہم اُن کو انسان سمجھیں تو یہ اُن کی بیوقوفی ہو گی اور یا پھر وہ ہم کو بیوقوف سمجھتے ہوں گے کہ ہم اُن کو اِس حالت میں بھی انسان سمجھیں''۔

(الفضل 28 ستمبر 1960ء)

---

1 : البقرة:205، 206

2 : فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر:50)

3 : البقرة:207

4 : الاعراف:180